31

جمعہ عید کا دن ہے اس کا ادا کرنا ہم پر دین نے واجب کیا ہے

۲۱ر نومبر ۲۰۰۳ء بمطابق ۲۱ر نبوت ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

☆ ...... جمعہ کی اہمیت، فرضیت، آداب اور برکات۔

☆ ...... جمعۃ الوداع کی اصطلاح اور اس کے متعلق ایک غلط سوچ۔

☆ ...... رمضان کی پاک تبدیلیوں کا تسلسل جاری رہنا چاہئے۔

☆ ...... بڑا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جس نے رمضان پایا مگر اپنے اندر کوئی تغیر نہ پایا۔

☆ ...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے نتیجہ میں ایک احمدی کی ذمہ داریاں۔

☆ ...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے جمعہ کی خاص نسبت۔

☆ ...... دعاؤں کی اہمیت اور قبولیت کی فلاسفی۔

☆ ...... اپنی راتوں کو اپنی عبادات کے ساتھ زندہ کریں۔

تشہد وتعوذ کے بعد درج ذیل آیت قرآنیہ تلاوت فرمائی

﴿یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِاللّٰہِ وَذَرُوْا الْبَیْعَ۔ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوااللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾۔

(سورۃ الجمعۃ آیات ۱۰۔۱۱)

آج اس رمضان کا آخری جمعہ ہے جس کو جمعۃ الوداع کہنے کی ایک اصطلاح چل پڑی ہے۔ غیروں میں تو خیر دین میں اتنا بگاڑ پیدا کرلیا ہے کہ وہ تو اس کو جو بھی چاہے نام دیں، اور جو بھی چاہیں عمل کریں، جس طرح جی چاہے عمل کریں اور اس کی تشریح بیان کریں، یہ ان کا معاملہ ہے۔ بلکہ وہ تو اس خیال کے بھی ہیں کہ جمعۃ الوداع کے دن چار رکعت نماز پڑھ لو تو قضائے عمری ادا ہوگئی۔ یعنی جتنی چھٹی ہوئی نمازیں ہیں وہ ادا ہوگئیں، تین چار رکعتوں کے بدلے میں۔ اور اب نمازیں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ جو نمازیں نہیں پڑھی گئی تھیں پوری ہوگئیں۔ پھر یہ سوچ کہ۔ جمعۃ الوداع آئے گا تو چار رکعت نماز پڑھ لیں گے، پھر چھٹی ہوگی ایک سال کی۔ تو یہ کون تردد کرے کہ پانچ وقت کی نمازیں جا کے مسجد میں پڑھی جائیں۔ ان کی ایسی حرکتوں پر تو اتنی حیرت نہیں ہوتی کہ انہوں نے تو یہ کرنا ہی ہے۔ کیونکہ مسیح محمدی کا انکار کرنے والوں سے اس سے زیادہ توقع کی بھی نہیں جاسکتی لیکن حیرت اس بات پر ضرور ہوتی ہے کہ جنہوں نے اس زمانہ کے امام کو مانا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہونے کا دعویٰ کردیا اور پھر وہ اپنے دین کی حفاظت نہ کریں۔ عام حالات میں اتنی پابندی سے جمعہ پر نہیں آتے جس اہتمام سے بعض لوگ، اور یہ بعض

لوگ بھی کافی تعداد ہو جاتی ہے، جس پابندی سے رمضان کے اس آخری جمعہ پر آیا جاتا ہے۔ حالانکہ حکم تو یہ ہے کہ پانچ وقت کی نمازوں کے لئے بھی مسجد میں آؤ۔ تو ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ دوسروں کی دیکھا دیکھی ہم بھی دنیاوی دھندوں میں اتنے محو ہو جائیں کہ نمازیں تو ایک طرف، جمعہ کی ادائیگی بھی باقاعدگی سے نہ کر سکیں۔ اور اس بات کا اندازہ کہ ہم میں سے بعض احمدی بھی لاشعوری طور پر جمعۃ الوداع کی اہمیت کے قائل ہوتے جا رہے ہیں۔ مسجدوں کی حاضری سے لگایا جا سکتا ہے۔ اگر آج کے دن ہم میں سے وہ جو عموماً جمعہ کا ناغہ کر جاتے ہیں، اتنی اہمیت نہیں دیتے جمعہ کو، اس لئے جمعہ پر آئے ہیں کہ رمضان نے ان میں تبدیلی پیدا کر دی ہے، اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری اور اس کی عبادت کا ان میں شوق پیدا ہو گیا ہے اور انہوں نے عہد کر لیا ہے کہ آئندہ ہم اپنے جمعوں کی حفاظت کریں گے اور باقاعدگی سے جمعہ کے لئے حاضر ہوا کریں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصّہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

یہ ہے وہ ترجمہ ان آیات کا جن کی مَیں نے تلاوت کی۔ اگر تو یہ صورت حال ہے تو ایسے لوگ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے کہ آئندہ بھی وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے احکامات کو گلے لگانے، ان پر عمل کرنے والے اور اسی جوش و خروش سے ان تمام احکامات میں حصہ لینے والے ہوں اور ہم سب اس حدیث پر عمل کرنے والے بھی بنیں۔

حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: ''کبائر سے بچنے والے کے لئے پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے اگلے جمعہ تک اور ایک رمضان سے اگلے رمضان تک کفارہ ہوتا ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الصلوات الخمس......)

اللہ تعالیٰ اس حدیث کے مطابق ہمیں توفیق دینے کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔اور اس رمضان میں ہمارے اندر جو پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں اس پر اللہ کا فضل مانگتے ہوئے ہمیں بھی کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اللہ ہمیں اس پر قائم رکھے اور ہماری مساجد اس بات کی گواہی دیں کہ احمدیوں نے پانچ وقت کی نمازوں کے لئے مساجد میں آنے کی طرف جو توجہ دی تھی اور جس طرح مساجد آباد کی تھیں وہ رمضان گزرنے کے ساتھ ہی خالی نظر نہیں آرہیں بلکہ اب بھی اسی طرح بارونق اور آباد ہیں جس طرح رمضان میں ان کی رونق تھی۔پھر رمضان کے بعد آنے والا ہر جمعہ اس بات کی گواہی دے کہ امام الزمان کو مان کر ہم نے اپنے اندر جو پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں اور اس رمضان میں ہم نے اسے مزید نکھارا ہے اب اس نکھار کا اظہار ہر جمعہ پر نظر آرہا ہے۔یہ لوگ وہ نہیں ہیں جو صرف جمعۃ الوداع پر قضاء عمری کے لئے مسجدوں میں نظر آتے ہیں۔یہ تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔یہ تو وہ لوگ ہیں جن کا تقویٰ ترقی پذیر ہے،جن کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھنے والا ہے۔اب یہ اس بے فکری میں نہیں ہوتے کہ چلو رمضان ختم ہوا،اب اگلا رمضان جب آئے گا تو دیکھ لیں گے پھر جمعۃ الوداع پڑھ لیں گے۔بلکہ ایسے لوگ جنہوں نے تبدیلی پیدا کی ہے،اس انتظار میں ہوتے ہیں کہ کبائر سے بچنے کے لئے آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق،جو حدیث میں نے ابھی پڑھی تھی،کہ اس جمعہ کے بعد دوسرا جمعہ بھی ادا کرنا ہے،وہ بھی ضروری ہے۔ہاں رمضان کا ہمیں انتظار رہے گا لیکن اس لئے نہیں کہ قضائے عمری ادا کرنے کا موقع مل جائے گا بلکہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس میں کھول دئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیا جاتا ہے۔اللہ کے قرب پانے کا مزید موقع میسر آئے گا۔اس لئے ہم آئندہ رمضان کا انتظار کرتے ہیں۔

قضائے عمری کی بات چلی ہے۔اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ارشاد بھی ہے وہ مَیں پڑھ کے سناتا ہوں۔

''ایک سوال ہوا کہ جمعۃ الوداع کے دن لوگ چار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور اس کا نام قضاء عمری رکھتے ہیں اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ گزشتہ نمازیں جو ادا نہیں کیں،اُن کی تلافی ہو جاوے،اس کا کوئی ثبوت ہے یا نہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ’’ایک فضول امر ہے مگر ایک دفعہ ایک شخص بے وقت نماز پڑھ رہا تھا، کسی شخص نے حضرت علیؓ کو کہا کہ آپ خلیفۂ وقت ہیں، اسے منع کیوں نہیں کرتے؟۔ فرمایا کہ مَیں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس آیت کے نیچے ملزم نہ بنایا جاؤں ﴿اَرَئَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی﴾۔ ہاں اگر کسی شخص نے عمداً نماز اس لئے ترک کی ہے کہ قضائے عمری کے دن پڑھ لوں گا تو اُس نے ناجائز کیا ہے اور اگر ندامت کے طور پر تدارک مافات کرتا ہے تو پڑھنے دو کیوں منع کرتے ہو آخر دعا ہی کرتا ہے۔ ہاں اس میں پست ہمتی ضرور ہے۔ پھر دیکھو منع کرنے سے کہیں تم بھی اس آیت کے نیچے نہ آ جاؤ‘‘۔

(الحکم۔ ۲۴ /اپریل، ۱۹۰۳ ء۔ فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۵)

آپؑ نے فرمایا کہ:-

’’جو شخص عمداً سال بھر اس لئے نماز کو ترک کرتا ہے کہ قضائے عمری والے دن ادا کرلوں گا تو وہ گنہگار ہے اور جو شخص نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور اس نیت سے پڑھتا ہے کہ آئندہ نماز ترک نہ کروں گا تو اس کے لئے حرج نہیں۔ ہم تو اس معاملہ میں حضرت علیؓ ہی کا جواب دیتے ہیں۔‘‘

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۵ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۳ ء صفحہ ۱۱۴)

تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس طرح کی نماز پڑھنے والے کی نیت کا تو پتہ نہیں کہ کس نیت سے پڑھ رہا ہے۔ اگر تو اس کی نیت یہی ہے کہ اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنا چاہتا ہے اور توبہ استغفار کرتے ہوئے اس لئے پڑھ رہا ہے کہ آئندہ نمازیں بھی نہیں چھوڑوں گا اور پوری توجہ سے پڑھوں گا اور جمعہ بھی نہیں چھوڑوں گا تو پڑھنے دو اس کو، کوئی حرج نہیں۔ اور اگر اس کی نیت قضائے عمری کی ہے کہ اس دفعہ پڑھ لی پھر آئندہ دیکھیں گے تو یہ بہرحال غلط ہے، وہ گنہگار ہے۔

جمعہ کی فرضیت کے بارہ میں احادیث پیش کرتا ہوں جن میں جمعہ کی فرضیت کے بارے میں تو آیا ہوا ہے کہ جمعہ کتنا ضروری ہے لیکن یہ تو نہیں لکھا گیا کہ جمعۃ الوداع کتنا ضروری ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’دنوں میں بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن وہ جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن ھبوط آدم ہوا۔ اور اس میں ایک ایسی گھڑی ہے

جس میں مسلمان بندہ جو بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الجمعة باب فی الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة)

تو دیکھیں جمعہ کی کس قدر برکات ہیں۔ایک تو اس کو بہترین دن قرار دیا گیا ہے۔اب کون نہیں چاہتا کہ اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک جو بہترین دن ہے اس سے فائدہ نہ اٹھائے،اس کی برکات نہ سمیٹے۔ یہاں سے تو کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ صرف جمعۃ الوداع بہترین دن ہے۔اس دن کو پا کر ہمیں اور زیادہ عبادت کرنی چاہئے،اللہ تعالیٰ کی خشیت اختیار کرنی چاہئے کیونکہ آدم کو نیچے بھیج کر یہ بتا دیا کہ اب تم لوگوں کا کام عبادت کرنا اور شیطانی حملوں سے بچنا ہے۔تم میں سے جو لوگ میری خشیت اختیار کریں گے، میری عبادت کرنے والے ہوں گے، وہ عبادالرحمٰن کہلائیں گے۔اور جو لوگ میری تعلیم سے اُلٹ چلنے والے ہوں گے وہ عبادالشیطان ہوں گے۔تو اللہ تعالیٰ نے تو کہہ دیا کہ جو شیطان کے پیچھے چلنے والے ہیں ان کو پھر مَیں دوزخ سے بھروں گا۔لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنی مخلوق کے لئے ہر وقت جوش میں رہتی ہے۔یہ کہنے کے باوجود ہمیں ہر وقت ہماری بخشش کے طریقے سکھاتا رہتا ہے۔اس لئے فرمایا کہ جو میرے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اور خاتم الانبیاء ﷺ پر ایمان لانے والے ہو،تمہارے لئے خوشخبری ہو کہ تمہارے لئے مَیں نے ایک ایسا دن اور اس دن میں ایک ایسی گھڑی مقرر کر دی ہے اس میں تم جو بھی مجھ سے طلب کرو گے مَیں عطا کروں گا۔تو احمدیوں کے لئے تو اور بھی زیادہ خوشی کا مقام ہے کہ انہوں نے حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق زمانے کے امام کو پہچانا،ان کو تو خاص طور پر اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔اور دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی ہمیشہ کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر آن تقویٰ میں بڑھاتا چلا جائے اور قبولیت دعا کا ذریعہ جو پہلے بھی خطبہ میں بیان ہو چکا ہے اب آنحضرت ﷺ کے علاوہ کوئی نہیں۔ یہی واسطہ اختیار کریں تو دعا کی قبولیت ہوگی۔اس لئے عام دنوں سے زیادہ جمعہ کے روز آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا چاہئے۔

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''تمہارے ایام میں سے (ایک) جمعہ کا دن ہے۔اسی روز آدم پیدا کئے گئے،اسی روز انہیں وفات دی گئی،اسی روز نفخ صور ہوگا اور اسی روز غشی ہوگی۔پس اس روز تم مجھ پر کثرت سے درود

بھیجا کرو'' ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ'' ۔ اور تمہارا درود مجھے پہنچایا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب آپؐ کا وجود بوسیدہ ہو چکا ہوگا تو اس وقت ہمارا درود آپؐ کو کیسے پہنچایا جائے گا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے وجودوں کو زمین پر حرام کر دیا ہے''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوة باب فی الاستغفار)

پھر جمعہ کی اہمیت کے بارہ میں ایک روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں۔ وہ مسجد میں پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور اسی طرح وہ آنے والوں کی فہرست ترتیب وار تیار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب امام خطبہ دے کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنا رجسٹر بند کر دیتے ہیں''۔

(صحیح مسلم کتاب الجمعة باب فضل التهجير يوم الجمعة)

پھر ایک حدیث ہے علقمہؓ روایت کرتے ہیں کہ:

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور جمعوں میں آنے کے حساب سے بیٹھے ہوں گے یعنی پہلا، دوسرا، تیسرا، پھر انہوں نے کہا چوتھا اور چوتھا بھی اللہ تعالیٰ کے دربار میں بیٹھنے کے لحاظ سے کوئی دُور نہیں''۔

(ابن ماجه كتاب اقامة الصلوٰة باب ما جاء فی التهجير الى الجمعة)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ دن (جمعہ) عید ہے جسے اللہ نے مسلمانوں کے لئے بنایا ہے۔ پس جو کوئی جمعہ پر آئے اُسے چاہئے کہ وہ غسل کرے اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کرنا اپنے لئے لازمی کر لو''۔

(سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلوٰة و السنة فيها باب ما جاء فی الزينة يوم الجمعة)

تو دیکھیں ان تمام احادیث سے کہیں یہ تاثر نہیں ملتا کہ بخشش کے سامان کرنے ہیں تو جمعۃ الوداع کافی ہے۔ بلکہ ہر جمعہ ہی اہم ہے، لازمی ہے، فرض ہے۔ اور جن لوگوں کے خیال میں ایک دن کی نماز ہی پڑھ لو تو کافی ہے۔ بعض لوگ جمعۃ الوداع پڑھنے والوں سے بھی دو قدم آگے ہوتے ہیں۔ وہ جمعۃ الوداع پر بھی نہیں آتے صرف عید کی نماز پر آتے ہیں۔ اللہ رحم کرے۔ تو ان کے لئے یہ

حدیث جو مَیں نے پڑھی ہے اس میں یہ بتا دیا کہ جمعہ کا دن بھی عید کا دن ہے۔ یہ عیدیں اکٹھی ہوں گی تو رمضان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کی توفیق بھی ملے گی۔ اور پھر رمضان کے بعد آنے والی عید سے بھی فیض پاؤ گے اور گناہوں سے بچنے کا سامان پیدا کرو گے۔

پھر جمعہ میں پہلے آنے کے بارہ میں اور امام کے قریب بیٹھنے کے بارہ میں حدیث ہے۔

حضرت سُمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز جمعہ پڑھنے آیا کرو اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا کرو اور ایک شخص جمعہ سے پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے"۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ٥ صفحه ١٠ مطبوعه بيروت)

جمعہ سے پیچھے رہتے رہتے سے مراد ہے کہ جمعہ اگر چھوڑو گے تو چھوڑتے چلے جاؤ گے۔ اس میں بھی اصل چیز یہی ہے کہ جمعہ پر آنے کی تڑپ ہو، ایمان کی باتیں سننے کی اور ان پر عمل کرنے کی خواہش ہو۔ اصل چیز وہی ہے کہ نیت کیا ہے؟ بعض لوگ مساجد میں کچھ وقت گزارنے کے بعد جاتے ہیں کہ کچھ دیر کے بعد جائیں گے، آرام سے چلے جائیں گے۔ امام صاحب بڑا لمبا خطبہ دے رہے ہیں۔ بڑی دیر وہاں بیٹھنا پڑتا ہے، انتظار کرنا پڑتا ہے، کون اتنی دیر بیٹھے۔ آخری پانچ سات منٹ ہوں گے تو چلے جائیں گے۔ دو چار منٹ کا خطبہ سن لیں گے، پھر نماز پڑھیں گے اور واپس آ جائیں گے۔ تو یہ سوچ بڑی خطرناک سوچ ہے۔ کیونکہ پہلے جانے والے اور آخر میں جانے والے کے ثواب میں بھی اونٹ اور مرغی کے انڈے کے برابر یا بعض دفعہ چاول کے دانے کے برابر فرق ہے۔ لیکن جو بھی امام ہوں ان کو بھی حالات کے مطابق موسم کے مطابق، لوگوں کے وقت کے مطابق، خطبے کے وقت کا خیال رکھنا چاہئے۔

اب جمعہ کی اہمیت اور تربیت کے بارہ میں مزید احادیث پیش کرتا ہوں۔ یہ کہ بغیر عذر کے کوئی جمعہ نہیں چھوڑا جانا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: "جس نے متواتر تین جمعے جان بوجھ کر چھوڑ دئے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے"

(ترمذی كتاب الجمعة باب ماجاء في ترك الجمعة من غير عذر)

اور پھر آہستہ آہستہ بالکل ہی پیچھے ہٹتا چلا جاتا ہے۔ بڑا سخت انذار ہے اس میں۔

پھر ایک روایت ہے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا

: ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا ایسا حق ہے جو واجب ہے سوائے چار قسم کے افراد کے۔یعنی غلام، عورت، بچہ اور مریض''۔

(ابو داؤد کتا ب الصلوٰۃ باب الجمعة للملوك والمرأة)

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو تو بات کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض لوگ اپنے بچوں کو خطبے کے دوران منہ سے بول کر روک ٹوک کر رہے ہوتے ہیں، خاص طور پر عورتوں میں۔تو ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اول تو بالکل چھوٹے بچوں کو جن کو سنبھالنا مشکل ہو مسجد میں نہ لائیں اور ایسی حالت میں ضروری بھی نہیں عورتوں کے لئے کہ ضرور ہی آئیں۔تو یہ حدیث جو مَیں نے پڑھی ہے اس میں بچوں کو ویسے بھی رخصت ہے۔دوسرے بچوں کو سمجھا کر لانا چاہئے کہ مسجد کے آداب ہوتے ہیں۔بولنا نہیں، شور نہیں کرنا وغیرہ۔اور مستقل اگر بچے کے ذہن میں یہ بات ڈالتے رہیں تو آہستہ آہستہ بچے کو سمجھ آ جاتی ہے۔اگر نہ سمجھائیں تو مَیں نے دیکھا ہے بعض دفعہ آٹھ دس سال کی عمر کے بچے بھی آپس میں خطبے کے دوران بول رہے ہوتے ہیں، باتیں کر رہے ہوتے ہیں، ایک دوسرے کو چھیڑ رہے ہوتے ہیں، شرارتیں کر رہے ہوتے ہیں۔تو اس طرف بچوں کو مستقل توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔اور اگر کبھی ساتھ بیٹھے ہوئے بچے کو یا کسی دوسرے شخص کو خاموش کروانا پڑے تو اشارہ سے سمجھانا چاہئے، منہ سے کبھی نہیں بولنا چاہئے۔

حدیث میں آیا ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''جمعہ کے روز جب امام خطبہ دے رہا ہو اگر تم اپنے قریبی ساتھی کو کہو 'خاموش ہو جاؤ' تو تمہارا یہ کہنا بھی لغو فعل ہے''۔

(مسلم کتاب الجمعة باب فی الانصات یوم الجمعة)

جن آیات کی تلاوت کی گئی تھی ان کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اسلام میں جمعہ کے دن کے لئے یہ خصوصیتیں مقرر فرمائی ہیں کہ اس دن چھٹی رکھی جائے، عبادت زیادہ کی جائے، اسے قومی اجتماع کا دن بنایا جائے، نہایا دھویا جائے، صفائی کی جائے، مریضوں کی عیادت کی جائے، اسی طرح اور قومی اور تمدنی کام کئے جائیں۔ہاں جمعہ کی نماز سے فراغت کے بعد اجازت دی گئی ہے کہ لوگ اپنے مشاغل میں لگ جائیں مگر زیادہ مناسب اسی کو قرار دیا ہے کہ بعد میں بھی لوگ ذکر الٰہی میں مشغول رہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ان کے ساتھ میں، اسی طرح رمضان کے آخری جمعہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ: ہمارے امام فرمایا کرتے ہیں کہ بڑا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جس نے رمضان پایا مگر اپنے اندر کوئی تغیر نہ پایا۔ پانچ سات روزے باقی رہ گئے ہیں (وہ بھی آخری جمعہ تھا۔ اور اب بھی تین چار روزے باقی ہیں)۔ ان میں بہت کوشش کرو اور بڑی دعائیں مانگو، بہت توجہ الی اللہ کرو اور استغفار اور لاحول کثرت سے پڑھو۔ قرآن مجید سن لو، سمجھ لو، سمجھا لو جتنا ہو سکے صدقہ و خیرات دے لو۔ اور اپنے بچوں کو بھی تحریک کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں توفیق دے۔ (آمین)

(خطبات نور۔ جدید ایڈیشن صفحہ ۲٦۵)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے جو اتمام نعمت کی ہے وہ یہی دین ہے جس کا نام اسلام رکھا ہے۔ پھر نعمت میں جمعہ کا دن بھی ہے جس روز اتمام نعمت ہوا۔ یہ اس کی طرف اشارہ تھا کہ پھر اتمام نعمت جو ﴿یُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ﴾ کی صورت میں ہوگا وہ بھی ایک عظیم الشان جمعہ ہوگا۔ وہ جمعہ اب آ گیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے وہ جمعہ مسیح موعودؑ کے ساتھ مخصوص رکھا ہے ...... مَیں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کے لئے پیدا کر دی ہے۔ مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا، پا چکے.......... سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمہ کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پیئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے۔ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے اور دوسرا مخلوق کا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۳۴۔۱۳۵)

پس ہم میں سے ہر احمدی کو اس بات کی اہمیت کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ امام الزمان کو مان کر

ہم پر بہت ذمہ داریاں عائد ہوگئی ہیں۔ عبادات کی طرف خاص توجہ ہونی چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق تمام عبادات کو بجالانے کی کوشش کرنی چاہئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمایا کہ آپ کے زمانہ سے بھی جمعہ کو ایک خاص نسبت ہے۔ ہمیں اس بات کی اہمیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ دعاؤں پر بہت زیادہ توجہ دیں۔ خوش قسمتی سے آج کل رمضان کے دن گزر رہے ہیں۔ اور آخری عشرہ کے آخری چند دن ہیں۔ اس میں قبولیت دعا کی خوشخبریاں بھی دی گئی ہیں اس لئے ان دنوں میں دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دعا ہی عبادت ہے۔ پھر آپؐ نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی ﴿اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ﴾ (المومن:۶۱)۔ یعنی تمہارا ربّ فرماتا ہے کہ مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا۔ وہ لوگ جو تکبر کی وجہ سے میری عبادت نہیں کرتے وہ جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے''۔

(سنن ترمذی ابواب الدعوات باب ماجاء فی فضل الدعاء)

کتنے خوف کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ تو یہ کہہ رہا ہے کہ مَیں تمہاری نیک تمنائیں اور تمہاری دعائیں قبول کرنے کے لئے انتظار میں ہوں پھر بھی تم نہیں مانگ رہے۔ اور اس کے باوجود مَیں تمہیں یہ تحریص دلا رہا ہوں کہ جمعہ کے روز ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے جب تمام دعائیں قبول ہو جاتی ہیں پھر بھی جیسے تمہاری توجہ پیدا ہونی چاہئے توجہ پیدا نہیں ہو رہی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ گھڑی بھی نصیب کرے اور دعاؤں کی توفیق بھی دے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں''۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا، اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے''۔

(سنن ترمذی ابواب الدعوات باب ماجاء فی فضل الدعاء)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ

اپنے ربّ سے ہی ہر قسم کی حاجتیں مانگے۔ حتیٰ کہ اگر اس کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے ہی مانگے۔ اور حضرت ثابت البنانی کی روایت میں ہے کہ نمک تک بھی اللہ ہی سے مانگے اور اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے ہی مانگے۔

(ترمذی کتاب الدعوات یسأل الحاجة مهما صغرت)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اپنے بندے کے پاس ہوتا ہوں جہاں کہیں بھی وہ مجھے یاد کرے یا میرے ذکر سے اُس کے ہونٹ حرکت کریں۔

(بخاری کتاب التوحید باب قول الله تعالیٰ لا تحرك به لسانك)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین دعا یہ ہے کہ اس سے عافیت طلب کی جائے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی الدعاء النبی ﷺ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’انسان اپنے ربّ سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لئے سجدے میں بہت دعا کیا کرو‘‘۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ ما یقول فی الرکوع والسجود)

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

’’جب بھی کوئی مسلمان کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ کی بات یا قطع رحمی کا عنصر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین باتوں میں سے ایک ضرور عطا کر دیتا ہے۔ وہ کیا تین باتیں ہیں۔ یا تو اس کی دعا جلد سنی جاتی ہے۔ یا پھر اس دعا کو آخرت کے دن اس کے کام آنے کے لئے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے۔ بخشش کے سامان پیدا کرنے کے لئے۔ یا پھر اللہ تعالیٰ اسی قدر اس کی برائی اس سے دُور کر دیتا ہے۔ اگر وہ اس رنگ میں پوری نہ بھی تو کوئی نہ کوئی اس کی برائی دُور ہو جاتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا پھر تو ہم بہت دعا مانگیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بھی بڑھ کر عطا کرنے پر قادر ہے‘‘۔

(مسند احمد بن حنبل مسند ابی سعید الخدری جلد ۳ صفحہ ۳۹٤ حدیث نمبر ۱۰۷٤۹)

تو دیکھیں آنحضرت ﷺ نے ہمیں کس کس طرح دعاؤں کی طرف رغبت دلانے کی کوشش کی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض بنتا ہے کہ رمضان کے ان بقیہ دنوں میں بہت دعائیں کریں اپنے لئے، اپنے بیوی بچوں کے لئے، اپنے خاندان کے لئے، جماعت کے لئے۔ جب انسان دوسروں کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ چیز ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ اس لئے جماعت کے بے کس اور بے بس افراد کے لئے بہت دعائیں کریں جو کسی نہ کسی صورت میں مخالفین کی تکلیفیں اٹھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں تینوں رنگوں میں دعائیں قبول کرنے کا بھی حق رکھتا ہے۔ بلکہ جیسا کہ یہاں بیان ہوا ہے کہ اس سے بھی بڑھ کر ہمیں عطا کر سکتا ہے۔ وہ سب قدرتوں کا مالک ہے۔ اس کو کبھی محدود کر کے نہ دیکھیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''...... جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف مونہہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا اور اندھا مرتا ہے...... جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے۔ بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت سے اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے۔ ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مراد یابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد نمبر ١٤ صفحہ ٢٣٧)

پھر آپؑ نے فرمایا:

''دعا کا قبولیت کے ساتھ ایک رشتہ ہے۔ ہم اس راز کو معقولی طور پر دوسروں کے دلوں میں بٹھا سکیں یا نہ بٹھا سکیں مگر کروڑ ہا راستبازوں کے تجارب نے اور خود ہمارے تجربہ نے اس مخفی حقیقت کو ہمیں دکھلا دیا ہے کہ ہمارا دعا کرنا ایک قوّت مقناطیسی رکھتا ہے۔ اور فضل اور رحمتِ الٰہی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔''

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد نمبر ١٤ صفحہ ٢٤٠۔٢٤١)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:

’’یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دعا جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی ہے اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں۔

ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔ دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔ تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شامل حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے۔ (یعنی زیادہ تر توجہ پیدا ہو علم اور حکمت حاصل کرنے کی طرف اور اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کی طرف بھی)۔ چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اُسی طرح ظہور میں آوے تو معرفت الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد نمبر ۱۴ صفحہ ۲۴۲)

آپ فرماتے ہیں: ’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو کہ وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔ اور مَیں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے مَیں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ مَیں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔

آپ فرماتے ہیں: ہر ایک جو اس وقت سنتا ہے یاد رکھے کہ تمہارا ہتھیار دعا ہے اس لئے دعا میں لگے رہو۔ یہ یاد رکھو کہ معصیت اور فسق کو نہ واعظ دور کر سکتے ہیں اور نہ کوئی اور حیلہ۔ اس کے لئے ایک ہی راہ ہے وہ دعا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہی ہمیں فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں نیکی کی طرف خیال آنا اور بدی کو چھوڑنا چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ یہ انقلاب چاہتی ہے اور یہ انقلاب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور یہ دعاؤں سے ہوگا۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں۔ اس کا وعدہ ہے ﴿اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾۔

پھر آپ نے فرمایا: وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے، وہ گداز کرنے والی آگ ہے، وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے، وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے، وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے، ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں، تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دُعاؤں میں سُست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جبکہ دُعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دُعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اُٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دُعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ۔ اور نفسیاتی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دُعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائیگی۔ دُعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دُعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دُعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے۔ اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اُس کی ایک الگ تجلّی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی گویا وہ اَور خدا ہے حالانکہ اور کوئی خدا نہیں۔ مگر نئی تجلّی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلّی کے شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوارق ہے۔

غرض دُعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دُعا کے ساتھ رُوح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ

حضرتِ احدیت پر گرتی ہے۔“

(روحانی خزائن لیکچر سیالکوٹ جلد نمبر ۲۰ صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۳)

پس آئیں ہم سب مل کر ہمارا بچہ، ہمارا جوان، ہمارا بوڑھا، ہماری عورتیں، ہمارے مرد، آج اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کریں اور رمضان کے ان بقیہ دنوں میں جو کمیاں رہ گئی ہیں انہیں پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی راتوں کو اپنی عبادات کے ساتھ زندہ کریں۔ اپنے دنوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کا رحم اور فضل طلب کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں اور کمزوریوں کو معاف فرمائے، ہماری پردہ پوشی فرمائے، ہمارے پر اپنے رحم اور کرم کی نظر کرے، اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں پر رحم اور فضل فرمائے جو صرف اس وجہ سے تنگ کئے جا رہے ہیں کہ انہوں نے زمانے کے امام کو پہچانا اور مانا۔ اے اللہ ہمارے ایسے تمام مخالفین کو عقل اور سمجھ دے کہ وہ اس مخالفت سے باز آ جائیں اور جو معصوم عوام کو ورغلانے والے شیطان صفت لوگ ہیں ان کو عبرت کا نشان بنا دے۔ اور جہاں جہاں احمدی تنگی کی زندگی گزار رہے ہیں محض اور محض رحم کرتے ہوئے تنگی کے دن آزادی میں بدل دے اور ہمیں ہمیشہ اپنا عبادت گزار بندہ بنائے رکھے۔ اور اس رمضان میں ہم پر ہونے والے تمام فضلوں کو ہمیشہ جاری رکھے۔ اے خدا! ہم تجھ سے تیرے ہی الفاظ کا واسطہ دے کر مانگتے ہیں ﴿اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ﴾۔ اللہ تعالیٰ ہماری تمام دعائیں قبول فرمائے۔